روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 12 اگست 2003ء 13 جمادی الثانی 1424 ہجری-12 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 181

ایمان اور امانت

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

جس کو امانت کی ادائیگی کا احساس نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جس میں ایفائے عہد کا خلق نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر 11935)

امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے ہر پہلو سے اس کی ادائیگی ضروری ہے

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو

امانت کے مضمون کو جس قدر سمجھیں گے اسی قدر تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ اگست 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8۔ اگست 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ میں احباب جماعت کو امانتوں کے صحیح حق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور اس خطبہ کا انگریزی، بنگالی، عربی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 59 تلاوت کی، جس کا ترجمہ یہ ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا، علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو تمام امور میں امانتوں کے ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے، خواہ وہ امور مذہب کے معاملات کے بارے میں ہوں، یا دنیوی امور اور معاملات کے بارے میں۔ ان کے نزدیک انسان کا معاملہ یا تو اپنے رب کے ساتھ ہوتا ہے یا بنی نوع انسان کے ساتھ یا اپنے نفس کے ساتھ۔ اور ان تینوں اقسام میں امانت کے حق کی رعایت رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آیت کے آخر پر فرماتا ہے کہ جو میں تمہیں حکم دے رہا ہوں وہ انتہائی بنیادی حکم ہے اگر تم اس پر عمل کرتے رہے تو کامیابیاں تمہاری ہیں، ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ جب خدا تعالیٰ تمہیں کسی بات کا حکم دیتا ہے تو حکم کر کے چھوڑ نہیں دیتا بلکہ تم پر گہری نظر رکھنے والا بھی ہے کہیں اس کے احکام کی ادائیگی میں تم خیانت تو نہیں کر رہے اگر خیانت کر رہے ہو تو جو امانت تمہارے سپرد کی گئی ہے وہ بھی تم سے واپس لے لی جائے گی، تم خدمت سے محروم کر دیئے جاؤ گے، ایک اعزاز تمہیں ملا تھا وہ تم سے چھین لیا جائے گا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حکومت وقت کی اطاعت کی جائے یہی رعایا کی طرف سے ادائے امانت ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارے نظام جماعت میں عہدیداران کا نظام مختلف سطحوں پر ہے اس زمانے میں ہر احمدی جہاں اور جس ملک میں رہتا ہے اس ملک میں امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے اس فرض کی صحیح ادائیگی کرے اور حقدار لوگوں تک اس امانت کو پہنچائے۔ نظام جماعت ہر احمدی سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی امانتوں کی صحیح ادائیگی کرے، افراد جماعت نظام جماعت چلانے کیلئے عہدیدار منتخب کرتے ہیں، ان کا فرض ہے کہ دعا کر کے اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کریں۔ حضور انور نے ایک حدیث پیش فرمائی جس میں آنحضور ﷺ نے فرمایا، جن کو ہم مقرر کریں خدا ان کی مدد کرتا ہے جو خود کام کو اپنے سر پر لے اس کی مدد نہیں ہوتی پس تم عہدے اپنے لئے خود نہ مانگو۔

عہدیداران کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے پاس جو بھی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ آتا ہے وہ اس کے پاس امانت ہے اور عہدیدار کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچائے۔ اور بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کا وجود ہی نہیں مگر وہ بات بازار میں گردش کر رہی ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر کوئی کسی شخص سے مشورہ کرتا ہے تو یہ بھی ایک امانت ہے۔ اس کو کسی اور شخص تک پہنچانا خیانت ہے۔ کسی مجلس میں آپ کے سامنے دوست سمجھ کر باتیں کر دی جائیں تو ان باتوں کو باہر لوگوں میں کرنا بھی خیانت ہے۔ اگر کسی مجلس میں نظام کے خلاف یا نظام کے کسی کارکن کے خلاف باتیں ہوں تو اس کو وہیں ختم کر دینا زیادہ مناسب ہے اور اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اگر اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر بالا افسران تک اطلاع کرنی چاہئے بعض کارکن بھی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں۔ اس طرح ایک عہدیدار دوسرے بالا عہدیدار کے متعلق بات کر کے لوگوں کیلئے فتنے کا موجب بنتا ہے۔ کسی کی پیٹھ کے پیچھے باتیں کرنے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ غیبت اور جھوٹ کے زمرے میں آتی ہیں۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے نہایت قیمتی ارشادات پڑھ کر سنائے جس میں آپ نے مومنین کو تقویٰ اختیار کرنے اور اپنی خواہشات کو خدا کے تابع بنانے کے بارے میں حکمت سے روشنی ڈالی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پس یاد رکھیں کہ امانت کی بہت اہمیت ہے، اور جتنے افراد جماعت امانت کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اتنے ہی زیادہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ نظام جماعت مضبوط ہوگا، نظام خلافت مضبوط ہوگا۔ آپ کی نظام سے وابستگی قائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

معلمین کلاس کا انٹرویو

☆ معلمین کلاس وقف جدید کیلئے انٹرویو کا پروگرام درج ذیل ہے:۔

☆ مورخہ 18۔ اگست 2003ء بروز سوموار بوقت 8:00 بجے صبح امیدواران کا تحریری امتحان ہوگا۔

☆ انٹرویو 19۔ اگست بروز منگل 8:30 بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

☆ انٹرویو کیلئے اصل اسناد ہمراہ لائیں۔

☆ اخراجات آمد و رفت نیز کامیاب ہونے کی صورت میں میڈیکل کے اخراجات بھی امیدوار کو خود برداشت کرنا ہونگے۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

شعبہ امداد طلباء کیلئے عطیات کی ضرورت

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس زمانہ میں تعلیم ہر شخص کی ایک اہم ضرورت ہے اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ہر فرد تعلیم کے میدان میں آگے سے آگے بڑھ رہا ہے اس لئے غریب اور نادار طلباء کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات شعبہ امداد کیلئے بھجوائیں تا کہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔ تمام مخیّر احباب سے اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی درخواست ہے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ یا براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

نمایاں کامیابی

مکرمہ عائشہ مریم صاحبہ اہلیہ انجینئر مجد الدین صاحب ابن مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید بنت مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب نائب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے پنجاب یونیورسٹی کے ایم ایس سی جغرافیہ کے امتحان 2002ء میں 851/1200 نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اعزاز مبارک کرے، دینی و دنیاوی امتحان میں نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین!

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1998ء ②

17 تا 19 اپریل — مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے پانچویں سالانہ علمی مقابلہ جات 315 اطفال کی شرکت۔

19 اپریل — ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا دوسرا سالانہ کنونشن لجنہ ہال ربوہ میں منعقد ہوا۔

25 اپریل تا 5 مئی — من ہائیم جرمنی کے ثقافتی میلہ میں جماعت نے بکسٹال لگایا۔

29 اپریل — احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ دارالحمد کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔

30 اپریل — حضور بیلجیئم تشریف لائے۔

30 اپریل تا 3 مئی — لجنہ نائیجیریا کی 12 ویں تربیتی کلاس۔ 394 لجنات کی شرکت۔

اپریل — مرکز عطیہ خون ربوہ کے قیام کے بعد اپریل 1998ء تک 1891 افراد کی ضرورت پوری کی گئی جن میں سے 791 غیر از جماعت تھے۔

یکم، 2 مئی — آئیوری کوسٹ کا 17 واں جلسہ سالانہ۔ 241 جماعتوں کی نمائندگی۔

یکم تا 3 مئی — جلسہ سالانہ بیلجیئم، حضور نے پہلی دفعہ جلسہ بیلجیئم میں شرکت کی اور خطاب فرمائے۔ یہ جلسہ پہلی دفعہ 3 دن کے لئے منعقد ہوا۔ کل حاضری 598 تھی۔ جب کہ سال گزشتہ کی حاضری 297 تھی۔ حضور نے بیلجیئم میں ایک وسیع بیت الذکر بنانے کی تحریک فرمائی۔

یکم تا 3 مئی — جماعت جرمنی کی 17 ویں مجلس شوریٰ۔ 800 سے زائد افراد کی شرکت۔

یکم تا 3 مئی — خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا 26 واں سالانہ اجتماع۔ حاضری 2000

2 تا 17 مئی — مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی 42 ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ 647 خدام کی شرکت۔

3 مئی — آئیوری کوسٹ کی مجلس شوریٰ۔

4 مئی — حضور کی بیلجیئم سے لندن واپسی۔

14 تا 16 مئی — حضور کا سفر جرمنی۔

14 مئی — حضور جرمنی تشریف لائے۔

15 تا 17 مئی — 18 واں اجتماع انصار اللہ جرمنی۔ حضور کے خطابات۔ اختتامی تقریب میں حضور نے داڑھی رکھنے کی طرف پرزور توجہ دلائی۔ 1900 انصار 70 نومبائعین اور 1400 زائرین نے شرکت کی۔

18 مئی — جماعت کے معروف شاعر عبید اللہ علیم کا انتقال۔

22، 23 مئی — سویڈن کی 18 ویں مجلس شوریٰ۔

22 تا 24 مئی — 19 واں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی۔ حضور کے خطابات کل حاضری 10 ہزار تھی۔

25 مئی — حضور جرمنی سے بیلجیئم پہنچے۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پرحکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(88)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

گفتگو کے آداب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام، متوسط درجے کے، اُمراء، عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدراہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ قلّ ودلّ مگر عوام کو .... کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے۔ رہے اوسط درجہ کے لوگ۔ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو .... کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 161)

گیارہ دہریوں کا قبول حق

محترم مولانا محمد صادق سماٹری صاحب لکھتے ہیں:

مجھے ایک مسلمان سے (جو دراصل دہریہ تھا) ملنے کا موقعہ ملا۔ اس نے کہا میں علماء سے بہت ڈرتا ہوں۔ کیونکہ جب ان کے سامنے کوئی سوال پیش کیا جائے تو وہ بجائے تسلی بخش جواب دینے کے فوراً کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ میں ان علماء میں سے نہیں ہوں جو کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں میں آپ کے سوالات کے جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ فتویٰ ہرگز نہ لگاؤں گا۔ تو اس نے کہا مجھے کوئی ایسی دلیل دیں جس سے ثابت ہو کہ اللہ تعالیٰ واقعی موجود ہے۔ میں اور میرے گیارہ ساتھی دراصل خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ دلیل ہو تو مان لیں گے۔ میں نے اسے نرمی سے سمجھایا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے اسے انشراح بخشا اور کہنے لگا مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ آپ کے دلائل واضح بھی ہیں اور مضبوط بھی ہیں میں چاہتا ہوں کہ کوئی دن مقرر کریں بہتر ہوگا ہفتہ اور اتوار کی رات ہوتا کہ ہم سب آپ سے سیر کن تبادلہ خیالات کر سکیں۔ رات مقررہ پر وہ سارے میرے گھر آ گئے۔ عشاء سے پو پھٹنے تک گفتگو ہوتی رہی اور خدا تعالیٰ کا فضل ہوا کہ ان میں سے 11 افراد نے صبح کی نماز میرے ساتھ ادا کی اور پھر مخلص احمدی بن گئے۔

(برہان ہدایت ص 271)

انڈونیشیا مشن کا آغاز

1925ء میں انڈونیشیا میں احمدیہ مشن قائم کیا گیا۔ اس کی داغ بیل اتفاقاً پڑی جس کی تفصیل یہ ہے کہ ان جزائر میں سے تین نوجوان مولوی ابوبکر ایوب صاحب، مولوی احمد نورالدین صاحب اور مولوی زینی دحلان صاحب حصول علم دین کے لئے لکھنؤ پہنچے اور وہاں ایک عالم سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی جہاں ان لوگوں نے دیکھا کہ ان کا استاد اپنے کسی استاد یا پیر کی قبر پر سجدہ کر رہا ہے یہ نظارہ دیکھ کر تینوں لکھنؤ سے لاہور آ گئے اور چند ماہ تک احمدیہ بلڈنگس میں قیام کیا۔ مگر ان کی تعلیم کا کوئی تسلی بخش انتظام نہ ہو سکا۔ اسی اثناء میں انہیں یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا خاندان قادیان میں مقیم ہے چنانچہ یہ تینوں دوست اگست 1923ء میں قادیان تشریف لے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ ہم دینی تعلیم کے لئے آئے تھے۔ مگر ہمارا کوئی معقول انتظام نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا میں دینی تعلیم کا انتظام کر سکتا ہوں مگر شرط یہ ہوگی کہ آپ چھ ماہ تک صرف اردو زبان پڑھیں چنانچہ انہوں نے پہلے اردو سیکھی اور پھر دینیات کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اور جلد ہی احمدیت میں داخل ہو گئے کچھ عرصہ بعد ان کی مساعی سے کئی اور سماٹری اور جاوی طلباء قادیان میں پہنچ گئے۔ ساتھ ہی ان لوگوں نے اپنے رشتہ داروں سے خط و کتابت کے ذریعہ دعوت الی اللہ شروع کی۔ جس کے نتیجہ میں بعض لوگ تو حضرت مسیح موعود پر اسی عرصہ میں ایمان لے آئے بعض مستعد ہو گئے اور بعض نے مخالفت کا رنگ اختیار کیا اور بحث شروع کر دی۔ ان حالات نے ان طلبہ کو دعوت الی اللہ کی طرف اور بھی متوجہ کر دیا۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب سفر یورپ سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے 29 نومبر 1924ء کو حضور کے اعزاز میں ایک دعوت دی اور مخلصانہ ایڈریس پیش کر کے استدعا کی کہ حضور مغرب کی طرف تشریف لے گئے ہیں اب ازراہ شفقت مشرق کی طرف بھی تشریف لے چلیں حضور نے وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ میں خود یا میرا کوئی نمائندہ آپ کے ملک میں جائے گا۔

چنانچہ حضور نے جزائر شرق الہند کے لئے مولوی رحمت علی صاحب فاضل کو پہلا مربی سلسلہ مقرر فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 537)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خطبہ جمعہ

دنیا اور عقبیٰ میں کامیابی کا گُر یہ ہے کہ انسان ہر قول و فعل میں یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ میرے کاموں سے خبردار ہے۔ یہی تقویٰ کی جڑ ہے

صفت خبیر میں علاوہ خبر رکھنے کے مجرموں کی سزا اور ان کی خبر لینے کی طرف اشارہ ہوتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 30 رمئی 2003ء بمطابق 30 ہجرت 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الانعام آیت نمبر 104 کی تلاوت کے بعد فرمایا اس کا ترجمہ ہے، آنکھیں اس کو نہیں پا سکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی ذات تو مخفی در مخفی اور غیب در غیب اور وراء الوراء ہے اور کوئی عقل اس کو دریافت نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے (۔) یعنی بصارتیں اور بصیرتیں اس کو پا نہیں سکتیں اور وہ ان کے انتہا کو جانتا ہے اور ان پر غالب ہے۔ پس اس کی توحید محض عقل کے ذریعہ سے غیر ممکن ہے کیونکہ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ انسان آفاقی باطل معبودوں سے کنارہ کرتا ہے یعنی بتوں یا انسانوں یا سورج چاند وغیرہ کی پرستش سے دستکش ہوتا ہے ایسا ہی انفسی باطل معبودوں سے پرہیز کرے۔ یعنی اپنی روحانی جسمانی طاقتوں پر بھروسہ کرنے سے اور ان کے ذریعہ سے عجب کی بلا میں گرفتار ہونے سے اپنے تئیں بچاوے۔ پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ بجز ترک خودی اور رسول کا دامن پکڑنے کے توحید کامل حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص اپنی کسی قوت کو شریک باری ٹھہراتا ہے وہ کیونکر موحد کہلا سکتا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 143-144)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''بجز اس طریق کے کہ خدا خود ہی تجلی کرے اور کوئی دوسرا طریق نہیں ہے جس سے اس کی ذات پر یقین کامل حاصل ہو (۔) سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ابصار پر وہ آپ ہی روشنی ڈالے تو ڈالے۔ ابصار کی مجال نہیں ہے کہ خود اپنی قوت سے اسے شناخت کر لیں۔''

(البدر جلد 2 نمبر 47 مورخہ 16/ دسمبر 1903ء صفحہ 373)

اب صفت خبیر کے بارہ میں کچھ اور آیات ہیں:

(۔)(سورۃ الحشر: 19)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ:

''اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو اور ہر ایک تم میں سے دیکھتا رہے کہ میں نے اگلے جہان میں کون سا مال بھیجا ہے۔ اور اس خدا سے ڈرو جو خبیر اور علیم ہے اور تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے یعنی وہ خوب جاننے والا اور پرکھنے والا ہے اس لئے وہ تمہارے اعمال ہرگز قبول نہیں کرے گا اور جنہوں نے کھوٹے کام کئے انہیں کاموں نے ان کے دل پر زنگار چڑھا دیا۔ سو وہ خدا کو ہرگز نہیں دیکھیں گے''۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 225-226)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ اللہ اختیار کرو اور ہر ایک جی کو چاہئے کہ بڑی توجہ سے دیکھ لے کہ کل کے لئے کیا کیا۔ جو کام ہم کرتے ہیں ان کے نتائج ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس لئے جو کام اللہ کے لئے نہ ہوگا تو وہ سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ لیکن جو اللہ کے لئے ہے تو وہ ہمہ قدرت اور غیب دان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے اس کو مفید اور مثمر بثمرات حسنہ بنا دیتا ہے''۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 66)

پھر آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) فرماتے ہیں:

''اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر نفس کو چاہئے کہ دیکھتا رہے کہ کل کے لئے اس نے کیا کیا۔ اور تقویٰ اپنا شعار بنائے۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو، اس سے خوب آگاہ ہے۔

غرض دنیا و عقبیٰ میں جس کامیابی کا ایک گر بتایا کہ انسان کل کی فکر آج کرے۔ اور اپنے ہر قول و فعل میں یہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ میرے کاموں سے خبردار ہے۔ یہی تقویٰ کی جڑھ ہے۔ اور یہی ہر کامیابی کی روح رواں ہے۔ برخلاف اس کے انجیل کی یہ تعلیم ہے جو (متی) باب 6 آیت 33 میں مذکور ہے بایں الفاظ کہ ''کل کے لئے فکر نہ کرو کیونکہ کل کا دن اپنے لئے آپ فکر کرے گا۔ آج کا دکھ آج کے لئے کافی ہے''۔

اگر ان دونوں تعلیموں پر غور کریں تو صرف اسی ایک مسئلے سے اسلام و عیسائیت کی صداقت کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ایک نیک دل، پارسا، طالب نجات، طالب حق خوب سمجھ لیتا ہے کہ عملی زندگی کے اعتبار سے کون سا مذہب احق بالقبول ہے۔

اگر انجیل کی اس آیت پر ہم کیا، خود انجیل کے ماننے والے عیسائی بھی عمل کریں تو دنیا کی تمام ترقیاں رک جائیں اور تمام کاروبار بند ہو جائیں۔ نہ تو بجٹ بنیں۔ نہ ان کے مطابق عمل درآمد ہو۔ نہ ریل گاڑیوں اور جہازوں کے پروگرام پہلے شائع ہوں۔ نہ کسی تجارتی کارخانے کو اشتہار دینے کا موقعہ ملے۔ نہ کسی گھر میں کھانے کی کوئی چیز پائی جائے۔ اور نہ غالباً بازاروں سے مل سکے۔ کیونکہ کل کی تو فکر ہی نہیں، بلکہ فکر کرنا گناہ ہے۔ برخلاف اس کے قرآن مجید کی تعلیم کیا پاک اور عملی زندگی میں کام آنے والی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ عیسائیوں کا اپنا عمل درآمد بھی اسی آیت پر ہے ورنہ آج ہی سے سب کاروبار بند ہو جائیں اور کوئی نظام سلطنت قائم نہ رہے۔ قرآن پاک کی تعلیم (۔) پر عمل کرنے سے انسان نہ صرف دنیا میں کامران ہوتا ہے بلکہ عقبیٰ میں بھی خدا کے فضل سے سرخرو ہوگا۔ ہم کبھی آخرت کے لئے سرمایہ نجات جمع نہیں کر سکتے جب تک آج ہی سے اس دارالقرار کے لئے تیاری نہ شروع کر دیں۔''

(تشحیذ الاذہان ۔ جلد 7 نمبر 5 صفحہ 227-228)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے جو ہر وقت مبدل ہے۔ کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں، اس قدر تیاریاں کی جاتی ہیں اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہئے جس کے ذمہ موت کے بعد کی جواب دہی لازم ہے۔ اس آنی فانی والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے۔ کاش کہ اتنا فکر اس کے نفس کے واسطے کیا جاوے جو کہ جواب دہی کرنے والا ہے۔

(۔) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اسے ملامت کرتی ہے اور گناہوں میں گرنے سے بچاتی ہے۔''

(بدر۔ 13/ دسمبر 1906ء صفحہ 9)

پھر حقائق الفرقان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''(۔) تقویٰ کا علاج بتایا کہ تم یہ یقین رکھو کہ تمہارے کاموں کو دیکھنے والا اور ان سے خبر رکھنے والا بھی کوئی ہے''۔ (حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 85)

پھر آپ نے فرمایا:

''مومن کو چاہئے کہ جو کام کرے اس کے انجام کو پہلے سوچ لے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے۔ گالی نکالتا ہے۔ مگر سوچے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ نتائج کا خیال کیونکر پیدا ہو۔ اس لئے اس بات پر ایمان رکھے کہ (۔) جو کام تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ انسان اگر یہ یقین کرے کہ کوئی خبیر و علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری، دغا، فریب، سستی اور کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا، تو وہ بچ سکتا ہے۔ ایسا ایمان پیدا کرو۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے فرائض نوکری، حرفہ، مزدوری وغیرہ میں سستی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے رزق حلال نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کی توفیق دے۔''

(الحکم ۔ 21 تا 28 مئی 1911ء صفحہ 26)

اب اس ضمن میں ایک اور مسئلہ جو آج کل عائلی مسئلہ رہتا ہے اور روزانہ کوئی نہ کوئی اس بارہ میں توجہ دلائی جاتی ہے بچیوں کی طرف سے کہ سسرال یا خاوند کی طرف سے ظلم یا زیادتی برداشت کر رہی ہیں۔ بعض دفعہ لڑکی کو لڑکے کے حالات نہیں بتائے جاتے یا ایسے غیر واضح اور ڈھکے چھپے الفاظ میں بتایا جاتا ہے کہ لڑکی یا لڑکی کے والدین اس کو معمولی چیز سمجھتے ہیں لیکن جب آپ بیچ میں جائیں تو ایسی بھیانک صورت حال ہوتی ہے کہ خوف آتا ہے۔ ایسی صورت میں بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ لڑکا تو شرافت سے ہمدردی سے بچی کو، بیوی کو گھر میں بسانا چاہتا ہے لیکن ساس یا نندیں اس قسم کی سختیاں کرتی ہیں اور اپنے بیٹے یا بھائی سے ایسی زیادتیاں کرواتی ہیں کہ لڑکی بیچاری کے لئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ یا تو وہ علیحدگی اختیار کر لے یا پھر تمام عمر اس ظلم کی چکی میں پستی رہے۔ اور یہ بھی بات سامنے آئی ہے کہ بعض صورتوں میں جب اس قسم کی زیادتیاں ہوتی ہیں، جب لڑکی کے پاس بحیثیت بہو اختیارات آتے ہیں تو پھر وہ ساس پر بھی زیادتیاں کر جاتی ہیں اور اس پر ظلم شروع کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ ایک شیطانی چکر ہے جو ایسے خاندانوں میں جو تقویٰ سے کام نہیں لیتے جاری رہتا ہے۔ حالانکہ نکاح کے وقت جب ایجاب و قبول ہوتا ہے، تقویٰ اور قول سدید کے ذکر والی آیات پڑھ کر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ ایسا جنت نظیر معاشرہ قائم کرو اور ایسا ماحول پیدا کرو کہ غیر بھی تمہاری طرف کھنچے چلے آئیں۔ گو چند مثالیں ہی ہوں گی جماعت میں لیکن بہرحال دکھ دہ اور تکلیف دہ مثالیں ہیں۔ اب یہ جو آیت جس کی تشریح ہو رہی ہے یہ بھی نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ ہر بات سے پہلے، ہر کام سے پہلے سوچ کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اور جو کام تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ خیال ہوتا ہے زیادتی کرنے والوں کا کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہم گھر میں بیٹھے کسی کی لڑکی پر جو مرضی ظلم کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ تو پھر یہ اگر خیال دل میں رہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور اللہ کو اس کی خبر ہے تو حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الاول) فرماتے ہیں کہ ان برائیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی گھرانہ خاوند ہو یا بیوی، ساس ہو یا بہو، نند ہو یا بھابھی تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے والی اور ایک حسین معاشرہ قائم کرنے والی ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (سورۃ المنافقون: 12) اور اللہ کسی جان کو، جب اس کی مقررہ مدت آ پہنچی ہو، ہرگز مہلت نہیں دے گا۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (۔) اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''منافقانہ رجوع درحقیقت رجوع نہیں ہے لیکن جو خوف کے وقت میں ایک شقی کے دل میں واقعی طور پر ایک ہراس اور اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے رجوع میں ہی داخل رکھا اور سنت اللہ نے ایسے رجوع کو دنیوی عذاب میں تاخیر پڑنے کا موجب ٹھہرایا ہے گو اخروی عذاب ایسے رجوع سے ٹل نہیں سکتا مگر دنیوی عذاب ہمیشہ ٹلتا رہا ہے اور دوسرے وقت پر پڑتا رہا ہے۔ قرآن کو غور سے دیکھو اور جہالت کی باتیں مت کرو اور یاد رہے کہ آیت (۔) کو اس مقام سے کچھ تعلق نہیں۔ اس آیت کا تو مدعا یہ ہے کہ جب تقدیر مبرم آ جاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی۔ مگر اس جگہ بحث تقدیر معلق میں ہے جو مشروط بشرائط ہے جبکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں آپ فرماتا ہے کہ میں استغفار اور تضرع اور غلبہ خوف کے وقت میں عذاب کو کفار کے سر پر سے ٹال دیتا ہوں اور ٹالتا رہوں۔ پس اس سے بڑھ کر سچا گواہ اور کون ہو سکتا ہے جس کی شہادت قبول کی جائے۔''

(ضمیمہ انوارالاسلام: اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ صفحہ 10)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) (سورۃ التغابن: 9) پس اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے۔ اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

علامہ ابن جریر الطبری اس کی تفسیر میں (۔) لکھتے ہیں کہ: اس حصہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ تم میں سے اپنے رب کی اطاعت کرنے والا اور اس کی نافرمانی کرنے والا اس سے مخفی نہیں ہے۔ اور وہ تم سب کو تمہارے اعمال کی جزا دینے والا ہے۔ محسن کو اس کے احسان کے مطابق اور نافرمان کو اس کی اہلیت کے مطابق، یا وہ معاف فرما دے گا''۔ (تفسیر طبری)۔ قادر ہے جس طرح چاہے۔ بادشاہ اور مالک ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (سورۃ العادیات: 11-12) پس کیا وہ نہیں جانتا کہ

جب اسے نکالا جائے گا جو قبروں میں ہے؟ اور وہ حاصل کیا جائے گا جو سینوں میں ہے۔ یقیناً ان کا رب اس دن ان سے پوری طرح باخبر ہوگا۔

حضرت مصلح موعود (۔) فرماتے ہیں:

''میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ بصیر اور علیم کے الفاظ صرف علمی حالت پر دلالت کرتے ہیں لیکن خبیر کا لفظ اس علم کے مطابق عمل کرنے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنی خبیر میں علاوہ خبر رکھنے کے مجرموں کی سزا اور ان کی خبر لینے کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے چنانچہ یہ آیت میرے اس دعوے کی مصدق ہے۔ یومئذ کا لفظ بھی اس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محض علم تو اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ حاصل ہے اس دن عالم ہونے کے کوئی معنے ہی نہیں۔ پس خبیر میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے ایک یہ کہ اس سے تمہارا کوئی جرم پوشیدہ نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس علم تفصیلی کے مطابق وہ اس دن جزا بھی دے گا۔ یومئذ کے ساتھ قرآن کریم میں صرف خبیر کا استعمال ہوا ہے، علیم و بصیر کا استعمال نہیں ہوا۔ اردو میں بھی 'خبر لوں گا' محاورۃً استعمال ہوتا ہے جو شاید خبیر کے لفظ سے ہی نکلا ہے۔ اسی طرح پنجابی زبان میں بھی کہتے ہیں ''میں تیری خبر لانگا'' اور مراد یہ ہوتی ہے کہ میں تجھے تیرے اعمال کا بدلہ دوں گا۔ پس اللہ فرماتا ہے (۔) یعنی نہ صرف ان کے حالات سے واقف ہوگا بلکہ ان حالات کی ان کو جزا بھی دے گا۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہمیشہ (یومئذ لخبیر) کا استعمال ہوا ہے یومئذ لعلیم یا یومئذ لبصیر استعمال نہیں ہوا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہاں خبیر سے محض علم مراد نہیں بلکہ ان کو سزا دینا مراد ہے اور (۔) کے معنے یہ ہیں کہ اس دن ان کا رب ان کی خوب خبر لے گا۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ذریعہ اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہم ان کی خبر تو ضرور لیں گے مگر پہلے نہیں بلکہ (۔) کے بعد۔ جب تک ان کے چھپے ہوئے گند پوری طرح ظاہر نہیں ہو جائیں گے ہم ان کو سزا نہیں دیں گے۔ یہ مجرموں کی سزا کے متعلق ایک ایسا اصل ہے جسے بہت سے لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے نظر انداز کر دیا کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو لوگوں پر مخالفت کے بعد فوراً عذاب نازل کیوں نہیں ہو جاتا۔ اس شبہ کا اس آیت میں جواب موجود ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو خطاب کرتے ہوئے اس جگہ اسی سوال کا جواب دیا گیا ہے.......... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ہم خبیر ہیں، ان لوگوں کے اندرونی حالات کو خوب جانتے ہیں مگر ہم حجت تمام ہونے کے بعد ان کو سزا دیں گے۔ پہلے ان کے گند ظاہر کریں گے اور پھر مسلمانوں سے حملہ کروائیں گے۔ بے شک ہم خبیر ہیں اور پہلے بھی ان کے حالات کو جانتے تھے مگر ہم نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کے تقدس کا کوئی خیال باقی رہے۔ ہم اس وقت ان کو سزا دیں گے جب (۔) ہو جائے گا اور ان کے گند لوگوں پر اچھی طرح ظاہر ہو جائیں گے۔

(تفسیر کبیر۔ سورۃ العدیت: صفحہ 504)

(۔) پھر بعض خبریں ہیں جو قرآن کریم میں آئندہ آنے والے زمانے کے لئے بیان ہوئی ہیں۔ فرمایا (۔) اور جب نفوس ملا دئے جائیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک تفسیری نوٹ میں اس کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ زمانہ ہوگا جب کثرت سے چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ اور اس زمانے کے چڑیا گھر بھی اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ اتنے بڑے بڑے جانور سمندری اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان میں منتقل کئے جاتے ہیں کہ اس زمانے کے انسان کو اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ پھر غالباً سمندری لڑائیوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے جب کثرت سے سمندروں میں جہاز رانی ہوگی اور اس کے نتیجہ میں دور دور کے لوگ آپس میں ملائے جائیں گے۔ یعنی صرف جانور ہی اکٹھے نہیں کئے جائیں گے بلکہ بنی نوع انسان بھی ملائے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:۔

''یعنی ایسے اسباب سفر مہیا ہو جائیں گے کہ قومیں باوجود اتنی دور ہونے کے آپس میں مل جائیں گی حتیٰ کہ نئی دنیا پرانی سے تعلقات پیدا کرلے گی.......... نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں نہ کھلی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہنچی مگر اب تو ڈاک تار، ریل سے زمین کے اس سرے سے اس سرے تک خبر پہنچ سکتی ہے۔ یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔'' (بدر جلد نمبر 3 مورخہ 23 جنوری 1908ء صفحہ 3)۔ یہ 1908ء میں آپ نے فرمایا۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:

''نفوس کے ملانے کی علامات کئی طریق سے پوری ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک تو ٹیلیگراف (تار برقی) کی طرف اشارہ ہے جو ہر تنگی کے وقت میں لوگوں کی مدد کرتا ہے اور زمین کے دور افتادہ حصوں میں رہنے والے عزیزوں کی خبر لاتا ہے اور قبل اس کے کہ دریافت کرنے والا اپنی جگہ سے اٹھے تار برقی اس کے عزیزوں کی خبر دے دیتی ہے اور مغربی اور مشرقی شخص کے درمیان سوال و جواب کا سلسلہ چلا دیتی ہے، گویا کہ وہ آپس میں ملاقات کر رہے ہیں۔ پھر وہ ان پریشان مضطر لوگوں کو ان لوگوں کے حالات سے بہت جلد اطلاع پہنچا دیتی ہے جن کے متعلق وہ فکر مند ہوتے ہیں۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دور بیٹھے ہوئے اشخاص کو ملا دیتی ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ یوں بات کرتا ہے کہ گویا ان کے درمیان کوئی روک نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوں۔ اور لوگوں کے آپس میں ملانے سے اس طرف اشارہ ہے کہ بحری اور بری راستوں پر امن ہوگا اور سفر کی مشکلات دور ہو جائیں گی اور لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک تک بغیر خوف و خطر کے سفر کر سکیں گے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں ملکوں کے ملکوں کے ساتھ تعلقات زیادہ ہو گئے ہیں اور لوگوں کا ایک دوسرے سے تعارف بڑھ گیا ہے۔ پس گویا کہ وہ ہر روز ایک دوسرے سے ملائے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تاجروں کو تاجروں سے اور ایک سرحد پر رہنے والوں کو دوسری سرحد پر رہنے والوں کے ساتھ اور ایک حرفہ والوں کو دوسرے حرفہ والوں کے ساتھ ملا دیا ہے اور وہ نفع حاصل کرنے اور نقصان کو دور کرنے میں باہم شریک ہو گئے ہیں اور وہ ہر نعمت، سرور، لباس، کھانے اور سامان آسائش میں ایک دوسرے کے معاون بن گئے ہیں۔ اور ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں ہر چیز لائی جاتی ہے۔ پس دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ملا دیا ہے گویا کہ وہ ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ نیز آپس میں ملانے کے ان سامانوں میں سے خشکی اور تری کی گاڑیوں میں لوگوں کا سفر کرنا ہے۔ وہ ان سفروں کے دوران ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔

اور ملائے جانے کے ان اسباب میں ایک خطوط کا سلسلہ بھی ہے جس کے بھجوانے کے وسائل بہت عمدہ بنا دئے گئے ہیں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ خطوط کیسے دنیا کے کناروں تک بھیجے جا سکتے ہیں اور اگر تم اس بارے میں غور کرو۔ (حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ) اگر تم اس بارے میں غور کرو تو تمہیں ان کی کثرت ترسیل تعجب میں ڈالے گی اور تم اس کے پہلے زمانوں میں نظیر نہیں پاؤ گے اور اسی طرح تم کو مسافروں اور تاجروں کی کثرت بھی تعجب ڈالے گی۔ سو یہ سب لوگوں کے آپس میں ملانے اور ان کے آپس میں تعارف کے اسباب و ذرائع ہیں جن کا اس سے قبل نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم نے اس سے قبل کبھی ایسا دیکھا یا کیا تم نے اس سے قبل کتابوں میں یہ سب باتیں پڑھی ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ 472 تا 474)

اب دیکھیں اس زمانہ میں ٹیلیفون، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ پر کمپیوٹر کے ذریعہ سے آپ گھر بیٹھے ایک ہی وقت میں باتیں بھی کر رہے ہوتے ہیں تحریر بھی پہنچار ہے ہوتے ہیں، تصویریں بھی پہنچار ہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود (۔) کی صداقت کی دلیلیں ہیں یہ ایجادات۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''(۔) بھی میرے ہی لئے ہے.........پھر یہ بھی جمع ہے کہ خدا تعالیٰ نے (۔) کے سارے سامان جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسباب (۔) جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی (۔) کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء۔ غرض اس قدر سامان (۔) جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی۔''

(الحکم۔ جلد 6۔ نمبر 43۔ بتاریخ 30/ نومبر 1902ء صفحہ اول)

پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ایک خبر دی جو مکہ کی واپسی کی خبر تھی۔ اور ہجرت سے پہلے کی یہ خبر ہے کہ (۔) (البلد: 2-3) خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔ جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اترنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے اور تیسرے چوتھے سال کی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ہجرت کے وقت میں نازل ہوئی تھی۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 577)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (القصص: 86)۔ یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے تجھے ضرور ایک دن واپس آنے کی جگہ کی طرف واپس لے آئے گا۔

اس سورۃ کے متعلق عمر بن محمد کی یہ رائے ہے کہ یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت نازل ہوئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں: ''اس خیال کو اگر درست مانا جائے تب بھی یہ سورۃ مکی ہے''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''ہم تو کہتے ہیں کہ ایک مانی ہوئی مکی سورۃ میں (لرادک الی معاد) کا آنا بتاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابھی مکہ میں ہی تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی خبر دی اور پھر فتح مکہ کی بھی خبر دی''

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 459)

چنانچہ اس الٰہی خبر کے مطابق رمضان 8 ہجری میں آپؐ ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔

پھر فرمایا: ''(۔) اور تو شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ اس شہر میں حل ہونے والا ہے۔ یعنی نزول کرنے والا ہے۔'' (ضمیمہ اخبار بدر قادیان 4/ اگست 1912ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

''(۔) قرآن جب کوئی بڑا دعویٰ کرتا ہے تو ساتھ ہی اس کی دلیل دیتا ہے جو بہت قوی ہوتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ میرے اتباع بادشاہ ہو جاویں گے۔ اس کی دلیل میں فرمایا کہ یہ قرآن جس میں لکھا ہے کہ تیرے ساتھی حکمران بن جائیں گے۔ اس میں یہ پیشگوئی کی جاتی ہے کہ وہ مکہ جہاں سے تمہیں نکالا گیا۔ جہاں کے لوگوں کے سامنے کوئی تدبیر نہ چل سکی ایک وقت آتا ہے کہ اسی مکہ میں تم فاتح بن کر داخل ہوگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

پھر آنحضرت ﷺ سے مروی آئندہ زمانہ کے لئے چند خبریں ہیں۔ اس میں سب سے پہلے تو یہاں پیش کروں گا خلافت راشدہ اور ملوکیت اور بادشاہت کے آنے کی خبر اور پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہونے کی خبر۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا۔ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد چہارم صفحہ 273 مطبوعہ بیروت و مشکوۃ باب الانذار و التحذیر)

اب اللہ تعالیٰ سے علم پا کر سیدنا محمد ﷺ نے جو خبر دی تھی اس کے عین مطابق آپؐ کے وصال کے بعد خلافت راشدہ کا قیام ہوا جو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت تک چلی اور اس کے بعد ایذا رساں بادشاہت اور حکمران اور جابر بادشاہت قائم ہوگئی۔ (۔)

پھر ایک خبر چاند اور سورج گرہن لگنے کے بارہ میں تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

''صحیح دار قطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں۔ (۔) یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں۔ اور جب سے زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہوگا۔ یعنی تیرھویں تاریخ اور سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا۔ یعنی اسی رمضان کے مہینے کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔ اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں ظہور میں نہیں آیا۔ صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی صفحہ 194)

چنانچہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود (۔) نے فرمایا، یہ 1894ء میں یہ گرہن لگا۔ چاند کی تاریخوں میں سے 13 رتاریخ کو کیونکہ 13، 14 اور 15 رتاریخ کو چاند کو گرہن لگتا ہے۔ اور اسی مہینہ میں 28 رتاریخ کو جو بیچ کی تاریخ ہے کیونکہ 27/، 28/ اور 29/ کو سورج کی عموماً تاریخیں ہوتی ہیں، سورج گرہن ہوا اور مغربی اقوام پر بھی اتمام حجت کے لئے اگلے سال یہ نظارہ مغرب نے بھی دیکھا۔

پھر مغرب سے سورج کے طلوع ہونے اور طاعون کے بارہ میں ایک روایت ہے:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: علامات قیامت کے اعتبار سے یہ نشان پہلے ہوں گے۔ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا اور چاشت کے وقت ایک عجیب وغریب کیڑے کا لوگوں پر مسلط ہو جانا۔ کیڑے کا مسلط ہو جانا جو ہے یہ ہو سکتا ہے کہ طاعون یا اور کوئی وبائی جراثیمی بیماریاں یا جنگوں کی وجہ سے ان بیماریوں کی طرف اشارہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربھا)

حضرت مسیح موعود (۔) اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

''طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور ہو جائیں گے اور ان کو (۔) سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے (۔) کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان

کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگر چہ میں نہیں میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خداتعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اول سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہی لوگوں کو ملے۔ اب خداتعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے''۔ اور اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے جو یہاں یورپ میں رہ رہے ہیں کہ اس پیغام کو آگے پہنچائیں اور حضرت مسیح موعود کی اس رویا کو پورا کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود(۔) نے جو بعض خبریں دیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے(۔) (دیکھو براھین احمدیه صفحه 490)۔ خدا ہر ایک عیب سے پاک اور بہت برکتوں والا ہے۔ وہ تیری بزرگی زیادہ کرے گا۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی تجھ سے بنیاد ڈالے گا۔ یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے کہ جب کسی قسم کی عظمت میری طرف منسوب نہیں ہوتی تھی اور میں ایسے گمنام کی طرح تھا جو گویا دنیا میں نہیں تھا۔ اور وہ زمانہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اس پر اب قریباً تیس برس گزر گئے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی جو اس وقت ہزار ہا آدمی میری جماعت کے حلقہ میں داخل ہیں۔ اور اس سے پہلے کون جانتا تھا کہ اس قدر میری عظمت دنیا میں پھیلے گی۔ پس افسوس ان پر جو خدا کے نشانوں پر غور نہیں کرتے۔ پھر اس پیشگوئی میں جس کثرت نسل کا وعدہ تھا اس کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں جو اس وقت موجود نہ تھیں''۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحه 264-265)

اب حضرت مسیح موعود(۔) کی اس پیشگوئی کے وقت آپ کے آبائی خاندان کے قریباً ستر مرد زندہ تھے۔ اور اس کے بعد یہ سب وفات پا گئے اور ان کی کوئی نسل نہیں چلی۔ صرف وہ افراد زندہ رہے جو حضرت مسیح موعود(۔) پر ایمان لے آئے اور آپ کو قبول کیا اور آگے نسلیں بھی انہی کی چلیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں کہ:

''ایسا اتفاق دو ہزار مرتبہ سے بھی زیادہ گزرا ہے کہ خداتعالیٰ نے میری حاجت کے وقت مجھے اپنے الہام یا کشف سے یہ خبر دی کہ عنقریب کچھ روپیہ آنے والا ہے اور بعض وقت آنے والے روپیہ کی تعداد سے بھی خبر دے دی اور بعض وقت یہ خبر دی کہ اس قدر روپیہ فلاں تاریخ میں اور فلاں شخص کے بھیجنے سے آنے والا ہے۔ اور ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس بات کے گواہ بھی بعض قادیان کے ہندو اور کئی سو مسلمان ہوں گے جو حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔ اور اس قسم کے نشان دو ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہیں اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ کیونکر خداتعالیٰ حاجات کے وقت میں میرا متولی اور متکفل ہوتا رہا ہے۔ اور اکثر عادت الٰہی مجھ سے یہی ہے کہ وہ پیش از وقت مجھے بتلا دیتا ہے کہ وہ دنیا کے انعامات میں سے کس قسم کا انعام مجھ پر کرنا چاہتا ہے اور اکثر وہ مجھے بتلا دیتا ہے کہ کل تو یہ کھائے گا اور یہ پیئے گا اور یہ تجھے دیا جائے گا اور ویسا ہی ظہور میں آ جاتا ہے کہ جیسا وہ مجھے بتلاتا ہے۔ اور ان باتوں کی تصدیق چند ہفتہ میرے پاس رہنے سے ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔''

(تریاق القلوب صفحه 64-65)

حضرت اقدس مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں کہ:

''خداتعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تیرے لئے میں زمین پر اترا اور تیرے لئے میرا نام چمکا اور میں نے تجھے تمام دنیا میں سے چن لیا۔ اور فرماتا ہے۔(۔) یعنی تیرا خدا کہتا ہے کہ آسمان سے ایسے زبردست معجزات اتریں گے جن سے تو راضی ہو جائے گا.......... افسوس اس زمانہ کے منجم اور جوتشی ان پیشگوئیوں میں میرا ایسا ہی مقابلہ کرتے ہیں جیسا کہ ساحروں نے موسیٰ نبی کا مقابلہ کیا تھا۔ اور بعض نادان ملہم جو تاریکی کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں اور بلعم کی طرح میرے مقابلہ کے لئے حق کو چھوڑتے اور گمراہوں کو مدد دیتے ہیں مگر خدا فرماتا ہے کہ میں سب کو شرمندہ کروں گا اور کسی دوسرے کو یہ اعزاز ہرگز نہیں دوں گا۔ ان سب کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے نجوم یا الہام سے میرا مقابلہ کریں۔ اور اگر کسی حملہ کو اب اٹھا رکھیں تو وہ نامرد ہیں۔ اور خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان سب کو شکست دوں گا اور میں اس کا دشمن بن جاؤں گا جو تیرا دشمن ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اپنے اسرار کے اظہار کے لئے میں نے تجھے ہی برگزیدہ کیا ہے اور زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ میرے ساتھ ہے۔'' (تجلیات الهیه ۔ صفحه 3 تا 15)

آپ فرماتے ہیں:

''براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے(۔) یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نور خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگر چہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسب بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔ تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظمہ سے اہل مکہ کے پاس خلاف واقعہ باتیں بیان کر کے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دئے گئے۔ حکام کو اکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔ مگر خداتعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام (۔) اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔'' (حقیقة الوحی صفحه 230)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''خداتعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے۔ پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو۔ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام و نشان نہ رہتا مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خداتعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اے بندگان خدا! کچھ تو سوچو کیا خداتعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے؟'' (تتمه حقیقة الوحی صفحه 118)

پھر آپ کے کچھ الہامات کا ذکر ہے(۔)

پھر ایک الہام کا ذکر ہے 1898ء میں۔ ''میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا۔'' (ضرورة الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحه 497)

ایک اقتباس ہے، آپ فرماتے ہیں:۔

''میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں اور میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلا دے اور بڑھا دے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگا دے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ صفحہ 128-129)

(الفضل انٹرنیشنل 18 جولائی 2003ء)

ولادت

مکرم طارق احمد محسن صاحب مربی سلسلہ بیوت الحمد ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مکرم اصغر علی صاحب مقیم (روم) اٹلی کو مورخہ 8 جولائی 2003ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "سائرہ علی" عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم غلام مصطفیٰ محسن شہید آف پیرمحل (المعروف جی ایم۔محسن) کی نواسی اور مکرم عبداللطیف صاحب آف 13/14L ضلع ساہیوال کی پوتی ہے۔ بچی کیلئے نیک صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان گمشدہ

مکرم نوید احمد عابد صاحب کارکن دفتر مال آمد صدر انجمن لکھتے ہیں خاکسار کا بیٹا فرید احمد عابد عمر 15 سال رنگ گندمی، نیلا ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے ہوئے ہے۔ پاؤں میں کالی چپل ہے۔ مورخہ 18 جولائی 2003ء بروز جمعہ بوقت 9:30 بجے دن سے گھر واقع 2/28 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ سے لاپتہ ہے۔ براہ کرم جس کو بھی اس کے بارہ میں علم ہو یا اسے دیکھا ہو تو مندرجہ بالا ایڈریس یا فون پر اطلاع دیں۔

04524-214163`214423`212271

سانحہ ارتحال

مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ لکھتے ہیں میرے ہم زلف مکرم سمیع اللہ خان صاحب آف لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور ابن مکرم بابو فقیر اللہ خان صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور مورخہ 30 جولائی 2003ء بروز بدھ لاہور میں وفات پاگئے۔ اسی روز بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھائی اور تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی۔ مکرم ظفر قریشی صاحب نے قبر پر دعا کرائی۔ مرحوم مکرم میاں جی ایم صادق صاحب مرحوم سابق افسر امانت تحریک جدید کے داماد تھے۔ پسماندگان میں مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹا لندن میں ہے بیٹی لاہور میں ہے۔ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان تعطیل

14۔ اگست کو یوم آزادی پر قومی تعطیل کی وجہ سے الفضل اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 14 راگست 2003ء

- 12-00 a.m چلڈرنز کارنر
- 12-30 a.m مجلس سوال وجواب (انگلش)
- 1-50 a.m ہماری کائنات
- 2-15 a.m دستاویزی پروگرام
- 2-40 a.m خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
- 3-40 a.m ہماری تعلیم
- 4-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
- 4-55 a.m چلڈرنز کارنر
- 5-30 a.m مجلس سوال وجواب (انگلش)
- 6-55 a.m پیرھن
- 7-25 a.m کینیڈین پروگرام
- 8-20 a.m کمپیوٹرسب کیلئے
- 9-00 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
- 10-05 a.m تلاوت، عالمی خبریں
- 10-30 a.m لقاء مع العرب
- 11-30 a.m سندھی مذاکرہ
- 12-35 p.m مجلس سوال وجواب (انگلش)
- 2-00 p.m اردو مباحثہ
- 2-15 p.m انڈونیشین سروس
- 3-15 p.m کمپیوٹرسب کے لئے
- 4-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
- 4-50 p.m مجلس سوال وجواب (انگلش)
- 6-15 p.m بنگالی سروس
- 7-20 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
- 8-20 p.m فرانسیسی سروس
- 9-00 p.m جرمن سروس
- 10-05 p.m لقاء مع العرب
- 11-05 p.m عربی سروس

انگریزی ادویات ونیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
پتوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214810

ضرورت لیڈی سٹاف
محکمہ تعلیم سے منظور شدہ سکول A.B.C واقع 13/44 دارالعلوم وسطی ربوہ میں B.A.B.ED اور F.A.C.T استانیوں کی ضرورت ہے ریٹائرڈ بھی درخواست دے سکتی ہیں۔ انٹرویو روزانہ صبح 9 بجے سے 10-30 بجے تک۔ سندات ہمراہ لائیں۔

گولڈ ٹیکسی اینڈ ویگن مرکز
نئی کاریں۔ لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

کراچی لاہور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر، پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ
GHP کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹنسی

پوٹنسی رعایتی قیمت	SP-10ML	GS-10ML	SP-20ML
30/200/1000	8/-	10/-	12/-
10M/50M/CM	12/-	15/-	18/-

سپیشل سائیلوشن (ہومیو ادویات کیلئے آب حیات)

رعایتی قیمت	60ML	120ML	220ML	450ML
	15/-	20/-	30/-	50/-

اس کے علاوہ 80 اور 117۔ ادویات کے خوبصورت بریف کیس، آسان علاج بیگ، جرمنی سیل بند پوٹنسی، مدر ٹنکچرز، مرکبات، کتابیں، گولیاں ودیگر سامان رعایتی قیمت کے ساتھ۔
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
کرنل رانا عبدالباسط لاہور فون 0303-7586833

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بے آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Ali

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپیشلسٹ
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
فون دکان 212837 رہائش 214321

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29